رمضان کی بہاریں

10-May-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

For Islamic Broters

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیّت ہو گی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔ یاد رہے! اِعتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "حَیْثُمَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ" تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (معجم الکبیر ج۳ ص 82 حدیث 2729، از ضیائے درود و سلام، ص 5)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی

نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول:(۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲)جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا کروڑہا احسان ہے کہ اس نے ہمیں رمضان کا بابرکت مہینا عطا فرمایا آج ماہِ شعبان المعظم کی آخری شبِ جمعہ ہے اللہ پاک نے چاہا تو بہت جلد ہم رمضان کی بہاریں لوٹ رہیں ہوں گے آیئے! رمضان کے عظیمُ الشان فضائل سنتے ہیں۔

ماہِ رمضان کی پہلی رات

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف **"فیضانِ رمضان (مُرمَّم)"** کے صفحہ نمبر 35 پر تحریر فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروی ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جب رَمَضان شریف کی پہلی تاریخ آتی ہے تو عرشِ عظیم کے نیچے سے مُثِیْرہ (مُ۔ثِی۔رہ) نامی ہَوا چلتی ہے جو جنّت کے درختوں کے پتّوں کو ہِلاتی ہے۔اِس

---

[1] ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث:۵۹۴۲

ہَوا کے چلنے سے ایسی دِلکش آواز بُلند ہوتی ہے کہ اِس سے بہتر آواز آج تک کسی نے نہیں سُنی۔ اِس آواز کو سُن کر بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں ظاہِر ہوتی ہیں یہاں تک کہ جنَّت کے بُلند محلّوں پر کھڑی ہو جاتی ہیں اور کہتی ہیں: "ہے کوئی جو ہم کو اللہ تعالیٰ سے مانگ لے کہ ہمارا نکاح اُس سے ہو؟" پھر وہ حُوریں داروغۂ جنّت (حضرت) رضوان (عَلَیْہِ السَّلَام) سے پوچھتی ہیں: "آج یہ کیسی رات ہے؟" (حضرت) رضوان (عَلَیْہِ السَّلَام) جواباً تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْك) کہتے ہیں، پھر کہتے ہیں: "یہ ماہِ رَمَضَان کی پہلی رات ہے، جنَّت کے دروازے اُمّتِ مُحمّدِیہ کے روزے داروں کیلئے کھول دیئے گئے ہیں۔" (الترغیب والترهیب ج ۲، ص ۶۰، حدیث: ۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! خُدائے رحمٰن روزہ داروں پر کس دَرَجہ مہربان ہے کہ ماہِ رَمَضَان میں ان کے لئے جنّت کے دروازوں کو کھول دیتا ہے اور ماہِ رَمَضَانُ الْمُبارَک کے بھی کیا کہنے کہ اس کے اِستِقبال کیلئے سارا سال جنّت کو سجایا جاتا ہے، چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلْب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک جنّت اِبتِدائی سال سے آئندہ سال تک رَمَضَانُ الْمُبارَک کے لئے سجائی جاتی ہے اور فرمایا: رَمَضَان شریف کے پہلے دِن جنّت کے دَرَختوں کے نیچے سے بڑی بڑی آنکھوں والی حُوروں پر ہَوا چلتی ہے اور وہ عَرض کرتی ہیں: "اے پروردگار! اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو اُن کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔" (شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۳۱۲ حدیث ۳۶۳۳)

مرحبا! بہت ہی جلد رَمَضَانُ الْمُبارَک کا خوبصورت مہینا اپنے دامن میں رحمتوں اور مغفرتوں کے خزینے لئے ہمارے درمیان جلوہ گر ہونے والا ہے۔ ماہِ رَمَضَانُ الْمُبارَک کی عظمت اور فضیلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جیسے ہی یہ مُقدّس اور مُبارَک مہینا اپنی رحمتوں

کے ساتھ تشریف لاتا ہمارے پیارے آقا، میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اس کی آمد پر مُبارک باد دیتے اور خوشخبری سُناتے، چنانچہ

رمضان کی مبارک باد

حضرت سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو خُوش خبری سُناتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے کہ تمہارے پاس رَمَضَان کا مہینہ آیا ہے جو نہایت بابرکت ہے، اللہ پاک نے تم پر اس کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ اس میں جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے، دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے اور شیطانوں کو باندھ دیا جاتا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ بالکل ہی محروم رہا۔ (مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۹۰۰۱)

حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: چونکہ ماہِ رَمَضَان میں حِسّی (یعنی محسوس ہونے والی) بَرَکتیں بھی ہیں اور غیبی برکتیں بھی، اس لیے اس مہینے کا نام ماہِ مُبارک بھی ہے، رَمَضَان میں قدرتی طور پر مومنوں کے رزق میں بَرَکت ہوتی ہے اور ہر نیکی کا ثواب سَتّر (70) گُنا یا اس سے بھی زیادہ ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہِ رَمَضَان کی آمد پر خوش ہونا ایک دوسرے کو مُبارک بار دینا سنّت ہے اور جس کی آمد پر خوشی ہونا چاہئے، اس کے جانے پر غم بھی ہونا چاہئے۔ اسی لیے اکثر مسلمان جُمعَۃُ الْوَدَاع کو مَغْمُوم اور چَشْمِ پُر نَم (یعنی رمضان کی جدائی میں رو رہے) ہوتے ہیں اور خُطَبَاء اس دن میں کچھ وَدَاعِیَہ کَلِمَات (یعنی الوداعی جملے) کہتے ہیں تاکہ مسلمان باقی گھڑیوں کو غنیمت جان کر نیکیوں میں اور زیادہ کوشش کریں ان سب کا ماخذ یہ حدیث ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ۳/۱۳۷ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے مدنی ماحول میں بھی رحمتوں اور مغفرتوں بھرے اس مہینے کی آمد پر خوب خوشی کا سَماں ہوتا ہے اوراس کا بھرپور استقبال کیا جاتا ہے، جب یہ مہینارُخصت ہوتا ہے تواشکبار آنکھوں سے اِسے "اَلْوَداع" کیا جاتا ہے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبارَک کی آمد پر خوشی اور مَسَرَّت کا اظہار کرنے، ربِّ کریم کی اس عظیم نعمت پر اظہارِ شُکر کرنے اور اس ماہِ غُفران (بخشش و مغفرت کا مہینا) کی عظمت واَہَمِّیَّت اُجاگر کرنے کے لئے یہ خوبصورت اور پیارا کلام لکھا:

مرحبا صد مرحبا!

مرحبا صد مرحبا پھر آمدِ رَمَضان ہے
کِھل اُٹھے مُرجھائے دل تازہ ہوا اِیمان ہے

ہم گُناہگاروں پہ یہ کتنا بڑا احسان ہے
یا خُدا تُونے عطا پھر کردیا رَمَضان ہے

تجھ پہ صَدقے جاؤں رَمضاں تُو عَظِیمُ الشان ہے
کہ خدا نے تجھ میں ہی نازِل کیا قرآن ہے

اَبرِ رَحمت چھاگیا ہے اور سَماں ہے نُورنُور
فَضْلِ ربّ سے مَغْفِرت کا ہوگیا سامان ہے

ہرگھڑی رحمت بھری ہے ہرطرف ہیں بَرَکتیں
ماہِ رَمَضاں رَحمتوں اور بَرَکتوں کی کان ہے

آگیا رَمَضاں عبادت پر کَمَر اب باندھ لو
فیض لے لو جلد کہ دِن تیس کا مہمان ہے

عاصیوں کی مغفرت کا لے کر آیا ہے پیام
جُھوم جاؤ مُجرِمو رَمضاں مَہِ غُفران ہے

بھائیو کرلو گُناہوں سے سبھی توبہ کہ اب
پڑگئے دوزخ پہ تالے قید میں شَیطان ہے

خوش دِلی سے سُنّتیں اپنائے جاؤ بھائیو
خُلد کے دَر کُھل گئے ہیں داخِلہ آسان ہے

مَسْجِدیں آباد ہیں زورِ گُنہ کم ہوگیا
ماہِ رَمَضَانُ الْمُبارَک کا یہ سب فیضان ہے

روزہ دارو جُھوم جاؤ کیونکہ دِیدارِ خدا خُلد میں ہوگا تمہیں یہ وعدۂ رحمٰن ہے
دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے
یا الٰہی تُو مدینے میں کبھی رَمَضاں دکھا مُدّتوں سے دل میں یہ عطّار کے ارمان ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر شب ساٹھ (60) ہزار کی بخشش

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ ذِیشان، مَکّی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: ”رَمَضان شریف کی ہر شب آسمانوں میں صُبْحِ صادِق تک ایک مُنادِی (یعنی اعلان کرنے والا) یہ نِدا کرتا ہے: ”اے اچّھائی مانگنے والے! مکمّل کر (یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف آگے بڑھ) اور خُوش ہو جا۔ اور اے شریر! شَر سے باز آجا اور عِبرت حاصِل کر!، ہے کوئی مغفِرت کا طالِب؟ کہ اُس کی طَلَب پُوری کی جائے!، ہے کوئی تَوبہ کرنے والا؟ کہ اُس کی تَوبہ قَبول کی جائے!، ہے کوئی دُعا مانگنے والا؟ کہ اُس کی دُعا قَبول کی جائے، ہے کوئی سائل؟ کہ اُس کا سُوال پورا کیا جائے!۔ اللہ تعالیٰ رَمَضانُ الْمُبارَک کی ہر شب میں اِفطار کے وَقت ساٹھ ہزار (60,000) گُناہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے اور عید کے دِن سارے مہینے کے برابر گُناہگاروں کی بَخشِش کی جاتی ہے۔“

(اَلدُّرالمَنْثُور ج ۱ ص ۱۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان کی گھڑیاں کتنی بابرکت ہیں کہ ہر لمحہ بندوں میں رحمت و مغفرتِ اِلٰہی تقسیم ہورہی ہے۔ یہ وہ ماہِ مُقدّس ہے جس کے دن روزوں میں اور راتیں تلاوتِ کلامِ پاک میں صَرف ہوتی ہیں اور یہ دونوں چیزیں یعنی روزہ اور قُرآن روزِ محشر مُسلمان کیلئے شَفاعت کا سامان بھی فراہم کریں گے، چُنانچِہ،

روزہ و قرآن شفاعت کریں گے

رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: روزہ اور قرآن بندے کیلئے قِیامت کے دن شَفاعَت کریں گے۔ روزہ عَرض کریگا: اے ربِّ کریم! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اِسے روک دیا، میری شَفاعت اِس کے حق میں قبول فرما۔ قُرآن کہے گا: میں نے اِسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شَفاعَت اِس کے لئے قبول کر۔ پس دونوں کی شَفاعَتیں قبول ہوں گی۔ (مُسندامام احمد، ۵۸۶/۲، حدیث:۶۶۳۷)

بخشش کا بہانہ

اَمیرُالْمُؤمِنین حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِخُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: "اگر اللہ پاک کو اُمَّتِ مُحَمَّدِیہ پر عذاب کرنا مَقْصُود ہوتا تو ان کو رَمَضان اور سُورۂ "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ" شریف ہرگز عِنایت نہ فرماتا۔" (فیضان سنت، ص ۸۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں ایک "گھر درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے اہلِ خانہ کو رمضانُ المبارک کے روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ دیگر فرائض کی پابندی کا ذہن دینے، گھر کے افراد کو سُنّتوں کا عامل بنانے، گھر میں مدنی ماحول بنانے کا ایک بہترین ذریعہ **"گھر درس"** بھی ہے۔ رمضانُ المبارک کی برکتیں پانے، اپنے دلوں میں فرض روزوں کی اَہمیّت جگانے کیلئے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! "گھر درس" میں اہلِ خانہ کے ایمان کے تحفُّظ اور اصلاحِ اعمال کے اَسباب موجود ہیں۔ گھر درس کی برکت سے اِتّحاد و اِتّفاق پیدا ہوگا، اس کی برکت سے لڑائی

جھگڑوں اور ناچاقیوں سے چُھٹکارا ملے گا، گھر درس کی بر کت سے دن بدن دینی معلومات میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ لہٰذا اپنے گھروں میں مَدَنی ماحول بنانے کے لئے روزانہ کم از کم ایک بار درسِ فیضانِ سُنّت دینے یا سُننے کی ترکیب فرمائیے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے تخریج شدہ رسائل سے بھی حسبِ موقع درس دیا جاسکتا ہے۔ اللہ پاک "گھر درس" کے ساتھ ساتھ دیگر مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے ! ترغیب کیلئے گھر درس کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں چنانچہ

آکولہ (مہاراشٹر، ہند) کے ایک اسلامی بھائی کا پورا گھرانہ بدمذہبوں کیساتھ تعلّقات کے باعِث بد عملی کے ساتھ ساتھ بدعقیدَگی کی طرف بھی گامزَن تھا، ایک دن وہ سب گھر والے مل کر .T.V دیکھنے میں مشغول تھے کہ ان کا ستَّرہ سالہ چھوٹا بھائی جو کہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اِجتماع میں آنے جانے لگا تھا، وہ T.V کی طرف پیٹھ کئے اُلٹا چلتا ہوا کمرہ میں داخِل ہوا اور اپنی کوئی چیز الماری سے نکال کر اِسی انداز پر واپس پلٹا۔ اِس کی یہ عجیب وغریب حَرَکت دیکھ کر ان کے بڑے بھائی نے غصّے میں چیخ کر کہا، "کیا تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے جو آج یہ عجیب بچکانہ حَرَکت کر رہا ہے !" چھوٹا بھائی جوابی کاروائی کئے بِغیر دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ والِدہ صاحِبہ نے خُلاصہ کیا، کہ اِس نے مجھے بتایا تھا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ آئندہ T.V کی طرف دیکھوں گا بھی نہیں! ان اسلامی بھائی نے غصّہ کی وجہ سے چھوٹے بھائی سے بات چیت بند کر دی۔ چھوٹے بھائی نے گھر میں سب کو اِکٹھّا کر کے فیضانِ سنّت کا درس جاری کر دیا۔ لیکن بڑے بھائی اِس درس میں نہیں بیٹھتے تھے، ایک دن وہ بھی قریب ہو کر بیٹھ گئے کہ سُنوں تو سَہی یہ دَرس میں کیا بتاتا ہے، انہوں نے درس سنا تو بہُت اچھّا لگا، لہٰذا وہ بھی روزانہ گھر درس میں شریک ہونے لگے۔ رفتہ رفتہ ان کے دل کی سیاہی دُور ہونے لگی، حتّٰی کہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتِماع میں حاضری دینے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ درس کی بر کت سے بدمذہبوں کی صُحبت سے ان کی جان چُھوٹ گئی اور

چہرے پر داڑھی سجالی۔ پہلے وہ بد عقیدہ مُقرِّر کی گمراہ کُن کیسیٹیں شوق سے سنتے تھے مگر اب اِس کی جگہ مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں سننے لگے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم عبادت پر کمر بستہ ہو جاتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بالخصوص ماہِ رَمَضان میں ہمیں اللہ پاک کی خُوب خُوب عِبادت کرنی چاہئے اور ہر وہ کام کرنا چاہئے کہ جس میں اللہ پاک اور اُس کے مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا ہو۔ اگر اِس پاکیزہ مہینے میں بھی کوئی اپنی بخشش نہ کرواسکا تو پھر کب کروائے گا؟ ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس مبارک مہینے کی آمد کے ساتھ ہی عِبادتِ الٰہی میں بہت زیادہ مگن ہو جایا کرتے تھے، چُنانچہ

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا فرماتی ہیں: "جب ماہِ رَمَضان آتا تو میرے سَر تاج، صاحِبِ مِعراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی عِبادت کیلئے کَمر بَستہ ہو جاتے اور سارا مہینا اپنے بِسترِ مُنَوَّر پر تشریف نہ لاتے۔" (اَلدُّرُّ الْمَنْثُور ج ۱ ص ۴۴۹) (فیضان سنت، ص ۸۷۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ پورا ماہِ رَمَضان اپنے ربّ کریم کو راضی کرنے اور اُس کی عبادت میں صَرف کر دیں۔ یقیناً جسے ربّ کریم کی رِضا حاصل ہو جائے دنیا و آخرت میں اس کا بیڑا پار ہو جاتا ہے اور ماہِ رَمَضان اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ بڑی شان و عظمت والا مہینا ہے اس کی بے شُمار خُصُوصِیّات ہیں جن میں سے ایک خُصُوصِیَّت یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے اِسی ماہِ مبارک میں قُرآنِ پاک نازِل فرمایا، چُنانچہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 185 میں خُدائے رَحمٰن کا نُزولِ قُرآن اور ماہِ رَمَضان کے بارے میں فرمانِ عالیشان ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُؕ وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ٘ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴿۱۸۵﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۸۵)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی ہے اور فیصلے کی روشن باتوں (پر مشتمل ہے۔) تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دُشواری نہیں چاہتا اور (یہ آسانیاں اس لئے ہیں) تاکہ تم (روزوں کی) تعداد پوری کرلو اور تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مُقَدَّسہ کے اندر اللہ پاک نے ماہِ رَمَضان میں روزے رکھنے کا حکم بھی فرمایا ہے۔ یاد رہے! تَوحید و رِسالت کا اِقْرار کرنے اور تمام ضَروریاتِ دِین پر ایمان لانے کے بعد جس طرح ہر مُسلمان پر نماز فَرض قرار دی گئی ہے، اسی طرح رَمَضان شریف کے روزے بھی ہر مُسلمان (مرد و عورت) عاقِل و بالغ پر فَرض ہیں۔ دُرِّ مُختار میں ہے: روزے دس (10) شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۲ھ کو فرض ہوئے۔ (دُرِّمُختار مع رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۳۳۰)

رزہ فرض ہونے کی وجہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسلام میں اکثر اَعمال کسی نہ کسی رُوح پَرور واقِعے کی یاد تازہ کرنے

کے لئے مُقرَّر کئے گئے ہیں، مَثَلًا صفا اور مَروہ کے درمیان حاجیوں کی سَعْی حضرت سَیِّدَتُنا ہاجِرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی یاد گار ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اپنے لَختِ جِگر حضرت سَیِّدُنا اِسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کیلئے پانی تلاش کرنے کیلئے اِن دونوں پہاڑوں کے درمیان سات بار چلی اور دَوڑی تھیں۔ اللہ پاک کو حضرت سَیِّدَتُنا ہاجِرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی یہ اَدا پسند آگئی، لِہٰذا اِسی سُنّتِ ہاجِرہ کو اللہ پاک نے باقی رکھتے ہوئے حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کے لئے صَفا ومَروہ کی سَعْی کو واجِب کر دیا۔ اِسی طرح ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں سے کچھ دن ہمارے پیارے سرکار، مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غارِ حِرا میں گُزارے تھے۔ اِس دَوران آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دن کو کھانے سے پرہیز کرتے اور رات کو ذِکْرُ اللہ میں مشغُول رہتے تھے۔ تو اللہ پاک نے اُن دِنوں کی یاد تازہ کرنے کیلئے روزے فَرض کئے تاکہ اُس کے مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت قائم رہے۔ (فیضانِ سُنّت، ص۹۳۵)

رزہ دار کا ایمان کتنا پختہ ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَخت گرمی ہے، پیاس سے گلا سُوکھ رہا ہے، ہَونٹ خُشک ہو رہے ہیں، پانی موجُود ہے مگر روزہ دار اُس کی طرف دیکھتا تک نہیں، کھانا موجود ہے بُھوک کی شِدّت ہے، مگر وہ کھانے کی طرف ہاتھ تک نہیں بڑھاتا۔ اندازہ لگایئے! اس شخص کا خُدائے رحمٰن پر کتنا پُختہ ایمان ہے! کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اِس کی حَرَکت ساری دُنیا سے تو چُھپ سکتی ہے مگر اللہ پاک سے پَوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اللہ پاک پر اِس کا یہ یَقِینِ کامِل روزے کا عَملی نتیجہ ہے۔ کیونکہ دُوسری عِبادتیں کِسی نہ کِسی ظاہِری حَرَکت سے ادا کی جاتی ہیں مگر روزے کا تَعَلُّق باطِن سے ہے۔ اِس کا حال اللہ پاک کے سِوا کوئی نہیں جانتا، اگر وہ چُھپ کر کھاپی لے تب بھی لوگ یِہی سمجھتے رہیں گے کہ یہ روزہ دار ہے۔ مگر وہ مَحض خَوفِ خُدا کے باعث کھانے پینے سے اپنے آپ کو بچا رہا ہے۔ (فیضانِ سنت، ص۹۳۷)

یہی وجہ ہے کہ روزہ داروں کو ڈھیروں انعامات اور اجر وثواب سے نوازا جائے گا۔ آیئے! روزے کے فضائل پر 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور جھومئے:

سابقہ گناہوں کا کفارہ

(1) ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضان کا روزہ رکھا، اُس کی حُدُود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اُس سے بچا تو جو (کچھ گناہ) پہلے کر چکا ہے اُس کا کَفّارہ ہو گیا۔ (صحیح ابنِ حِبّان ج ۵ ص ۱۸۳ حدیث ۳۴۲۴)

روزہ کی جزاء

(2) ارشاد فرمایا: آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس (10) سے سات سو (700) گُنا تک دیا جاتا ہے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اِلَّا الصَّوۡمَ فَاِنَّہٗ لِیۡ وَاَنَا اَجۡزِیۡ بِہٖ یعنی سوائے روزے کے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اِس کی جَزا میں خود دُوں گا۔ بندہ اپنی خواہِش اور کھانے کو صِرف میری وَجہ سے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو (2) خوشیاں ہیں۔ ایک اِفطار کے وَقت اور ایک اپنے ربّ پاک سے ملاقات کے وَقت۔ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ پاک کے نزدیک مُشک (خاص قسم کی خوشبو) سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

(صحیح مسلِم ص ۵۸۰ حدیث ۱۱۵۱)

(3) ارشاد فرمایا: روزہ سِپَر (ڈھال) ہے اور جب کسی کے روزہ کا دِن ہو تو نہ بے ہُودہ بکے اور نہ ہی چیخے۔ پھر اگر کوئی اور شَخص اِس سے گالَم گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو، تو کہہ دے، میں روزہ دار ہوں۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۲۴ حدیث ۱۸۹۴)

روزہ کا خصوصی اِنعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اَحادیثِ مُبارَکہ میں روزہ کی کئی خُصُوصِیّات ارشاد فرمائی گئی ہیں۔

کتنی پیاری بِشارت ہے اُس روزہ دار کے لئے جس نے اِس طرح روزہ رکھا جس طرح روزہ رکھنے کا حق ہے۔یعنی کھانے پینے اور جِماع سے بچنے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام اَعضاء کو بھی گُناہوں سے باز رکھا تو وہ روزہ اللہ پاک کے فَضل وکرم سے اُس کیلئے تمام پچھلے گُناہوں کا کَفَّارہ ہو گیااور حدیثِ مُبارک کا یہ فرمانِ عالیشان تَو خاص طور پر قابِلِ توَجُّہ ہے جیسا کہ سرکارِنامدار، بِاِذنِ پَروَردگار، دوعالَم کے مالِک ومُختار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے پروَردگار کا فرمانِ خوشگوار سُناتے ہیں"فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ"یعنی روزہ میرے لئے ہے اور اِس کی جَزا میں خود ہی دُوں گا۔حدیثِ قُدسی کے اِس ارشادِ پاک کو بَعض مُحَدِّثِینِ کِرام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے "اَنَا اُجْزٰی بِہٖ" بھی پڑھا ہے، جیسا کہ تفسیرِ نعیمی وغیرہ میں ہے تَو پھر معنٰی یہ ہوں گے،"روزے کی جَزا میں خُود ہی ہوں۔"سُبْحٰنَ اللہ یعنی روزہ رکھ کر روزہ دار بَذاتِ خود اللہ کریم ہی کو پالیتا ہے۔(فیضانِ سنت،ص ۹۴۵ تا ۹۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سونا بھی عبادت ہے

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن اَبِی اَوْفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مدینے کے تاجور، دلبروں کے دلبر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُنَوَّر ہے:"روزہ دار کا سونا عبادت اور اس کی خاموشی تسبیح کرنا اور اس کی دعا قبول اور اس کا عمل مقبول ہوتا ہے۔"(شُعَبُ الْاِیمان،۳/۴۱۵، حدیث:۳۹۳۸)سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! روزہ دار کس قدر بَخْتوَر ہے کہ اُس کا سونا بندگی،خاموشی تسبیحِ خُداوندی، دعائیں اور اعمالِ حَسَنہ مقبولِ بارگاہِ اِلٰہی ہیں۔

تیرے کرم سے اے کریم! کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہماری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَعضاء کا تسبیح کرنا

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحِبِ مِعراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو بندہ روزہ کی حالت میں صُبح کرتا ہے، اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اس کے اَعْضاء تسبیح کرتے ہیں اور آسمانِ دُنیا پر رہنے والے (فِرِشتے) اس کے لئے سورج ڈوبنے تک مغفِرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ ایک یا دو(2) رکعتیں پڑھتا ہے تو یہ آسمانوں میں اس کے لئے نُور بن جاتی ہیں اور حُورِ عِین (یعنی بڑی آنکھوں والی حوروں) میں سے اُس کی بیویاں کہتی ہیں: اے اللہ پاک تُو اس کو ہمارے پاس بھیج دے، ہم اس کے دِیدار کی بَہُت زِیادہ مُشتاق (خواہش مند) ہیں اور اگر وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ یا سُبْحٰنَ اللہ یا اللہُ اَکْبَر پڑھتا ہے تو سترّ ہزار (70,000) فِرِشتے اُس کا ثواب سورج ڈوبنے تک لکھتے رہتے ہیں۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۲۹۹ حدیث ۳۵۹۱)

سُبْحٰنَ اللہ! روزہ دار کے تو وارے ہی نیارے ہیں کہ اُس کے لئے آسمان کے دروازے کُھلیں، اس کے جسم کے اَعضاء، اللہ پاک کی تسبیح کریں، آسمانِ دنیا پر رہنے والے فرشتے غُروبِ آفتاب تک اُس کے لئے دعائے مغفرت مانگیں، نَماز پڑھے تو اس کے لئے آسمان میں روشنی ہو اور بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں جو اُس کے لئے مُقَرَّر ہوئی ہیں، وہ جنّت میں اس کی آمد کا انتِظار کریں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ یا سُبْحٰنَ اللہ یا اللہُ اَکْبَر کہے تو سترّ ہزار (70,000) فِرِشتے غُروبِ آفتاب تک اس کا ثواب لکھیں۔ (فیضانِ سنت، ص ۹۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں تو روزہ داروں پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم بارشیں ہوں گی ہی، آخرت میں بھی اُن کو عَظِیْمُ الشّان مقام و مرتبہ حاصل ہو گا، چنانچہ

سونے کا دستر خوان

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروی ہے، مالکِ جنّت ،ساقیِ کوثر، محبوبِ رَبِّ داوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ پُر اثر ہے: قِیامت والے دن روزہ داروں کیلئے ایک سونے کا دستر خوان رکھا جائے گا، حالانکہ لوگ (حساب کتاب کے) مُنتَظِر ہوں گے۔

(کَنْزُ الْعُمّال ج۸ ص ۲۱۴ حدیث ۲۳۶۴۰)

جنّتی پھل

اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے: اِمَامُ الصّٰبِرِیْن، سُلْطَانُ الْمُتَوَکِّلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دِلنشین ہے: جس کو روزے نے کھانے یا پینے سے روک دیا جس کی اسے خواہِش تھی، تو اللہ تعالیٰ اسے جنّتی پھلوں میں سے کِھلائے گا اور جنّتی شراب سے سیر اب کرے گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص ۴۱۰ حدیث ۳۹۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس ائمہ ُمساجد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک کی قدر و منزلت جاننے، اس مبارک مہینے میں خوب نیکیاں کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک سے وابستہ ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی دینِ متین کی خدمت کرنے، نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے کم و بیش 104 شُعبہ جات میں کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ ”ائمہ ُمساجد“ بھی ہے، جو مَساجد کی آباد کاری کیلئے ائمہ و مُؤذِّنین کی تقرُّرِی کا کام سَر اَنجام دیتی ہے اور ان کی خَیر خَواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرَّر کرتی ہے، تا کہ یہ اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔ مَساجد کو آباد کرنے میں ائمہ و مُؤذِّنین کا اَہم کردار ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے

مُسلک ائمہ ٔ کرام، صدائے مدینہ، اِنفرادی کوشش کے ذَریعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغبت، دَرسِ فیضانِ سُنَّت، نمازِ فجر کے بعد مَدنی حلقے میں شِرکت اور سُنَّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں کی بَرکت سے مَسجدوں کو آباد رکھتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو مسجد سے اُلفت رکھتاہے، اللہ پاک اُس سے مَحبَّت کرتا ہے۔ (مُعْجَمْ اَوْسَط، ۴/۴۰۰، حدیث: ۶۳۸۳) حضرت علّامہ عبد الرّؤف مَناوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: مسجد سے اُلفت، رِضائے الٰہی کے لئے اس میں اعتکاف، نماز، ذِکرُ اللہ اور شَرعی مَسائل سیکھنے سکھانے کے لئے بیٹھے رہنے کی عادت بنانا ہے اور اللہ پاک کا اس بندے سے مَحبَّت کرنا اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایۂ رَحمت میں جگہ عطا فرماتا اور اس کو اپنی حِفاظت میں داخل فرماتا ہے۔ (فیض القدیر، ۶/۱۱۲) اللہ پاک ہمیں اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر خُوب خُوب مدنی قافلوں میں سُنَّتوں بھرا سفر کرنے، "فکرِ مدینہ" کے ذَریعے روزانہ مدنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنے اور عشقِ رسُول سے اپنے دل کی اُجڑی بستی آباد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہو جائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب	سب کو نمازی دے بنا یاربِّ مُصْطَفٰے
اَحکامِ شَرع کا مجھے دے دے عمل کا شوق	پیکر خُلُوص کا بنا یاربِّ مُصْطَفٰے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اعمال کی جزا ملنے کی باری آئے گی تو روزہ داروں کو بے حساب اَجر دیا جائے گا، چنانچہ،

بے حِساب اجر

حضرت سَیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں: بروزِ قِیامت ایک مُنادی

اس طرح نِدا کرے گا: ہر بونے والے (یعنی عمل کرنے والے) کو اس کی کھیتی (یعنی عمل) کے برابر اَجر دیا جائے گا، سوائے قُرآن والوں (یعنی عالِمِ قرآن) اور روزہ داروں کے کہ انہیں بے حِساب اَجر دیا جائے گا۔

(شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۴۱۳ حدیث ۳۹۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دُنیا میں جیسا بوئیں گے وَیسا کاٹیں گے۔ عُلَمائے کِرام اور روزہ دار بہت ہی نصیب دار ہیں کہ بروزِ قِیامت اُن کو بے حساب ثواب سے نوازا جائے گا۔

یاد رہے! جب روزہ دار جنّت میں داخل ہونے لگیں گے تو اُس وقت بھی اُنہیں خُصُوصی اِعزاز سے نوازا جائے گا، جیسا کہ

جنّتی دروازہ

حضرت سَیِّدُنا سہل بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ماہِ نُبوّت، مِہرِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نِشان ہے: بے شک جنّت میں ایک دروازہ ہے جس کو رَیَّان کہا جاتا ہے، اُس سے قِیامت کے دن روزہ دار داخِل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہو گا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ پس یہ لوگ کھڑے ہوں گے، ان کے علاوہ کوئی اور اِس دروازے سے داخِل نہ ہو گا۔ جب یہ داخِل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا، پس پھر کوئی اس دروازے سے داخِل نہ ہو گا۔ (بخاری ج ۱ ص ۶۲۵ حدیث ۱۸۹۶)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! روزہ داروں کا بھی کیا خوب مُقدَّر ہے کہ بروزِ قِیامت ان کا خصوصی اعزاز ہو گا۔ جانا جنّت ہی میں ہے، دیگر خوش قسمت بھی جُوق در جُوق داخِلِ جنّت ہو رہے ہوں گے مگر روزہ دار خُصُوصی طور پر "بَابُ الرَّیّان" سے داخِلِ جنَّت ہوں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح روزہ رکھنا بہت بڑی فضیلت اور سَعادَت کی بات ہے،

اسی طرح روزہ نہ رکھنا بھی محرومی اور بدبختی کا باعث ہے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ وَلَمْ يَصُمْهُ فَقَدْ شَقِيَ یعنی جس نے ماہِ رَمضان کو پایا اور اس کے روزے نہ رکھے، وہ شخص بدبخت ہے۔ (معجم الاوسط، ۶۲/۳، حدیث: ۳۸۷۱)

ایک روزہ چھوڑنے کا نقصان

رَمَضان شریف کا ایک روزہ جو بِلا کسی عُذرِ شَرعی جان بُوجھ کر ضائع کر دے تو اب عُمر بھر بھی اگر روزے رکھتا رہے، تب بھی اُس چھوڑے ہوئے ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پا سکتا، چُنانچِہ

حضرت سَیِّدُنا ابُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ والا تبار، بِاِذنِ پروردگار، دو جہاں کے مالِک و مختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: "جس نے رَمَضان کے ایک دن کا روزہ بِغیر رُخصت وبِغیر مَرض، اِفْطار کیا (یعنی نہ رکھا) تو زمانے بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہو سکتا، اگرچِہ بعد میں رکھ بھی لے۔" (بُخاری ج ۱ ص ۶۳۸ حدیث ۱۹۳۴)

یعنی وہ فضیلت جو رَمَضانُ الْمُبارَک میں روزہ رکھنے کی تھی اب کسی طرح نہیں پا سکتا۔ لہٰذا ہمیں ہرگز ہرگز غفلت کا شِکار ہو کر روزۂ رَمَضان جیسی عَظِیْمُ الشّان نِعمت نہیں چھوڑنی چاہئے اور اس ماہِ مبارک کے حق کو اچھی طرح ادا کرنا چاہئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ رَمَضان کے حق میں کوتاہی کے سبب ہم مغفرت سے محروم رہ جائیں۔ یاد رکھئے! جو اس ماہ بھی مغفرت سے محروم رہا، وہ بہت بڑے خسارے میں ہے، جیسا کہ

ناک مٹی میں مل جائے!

حضرت سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

فرمایا: اُس شخص کی ناک مِٹّی میں مل جائے کہ جس کے پاس میرا ذِکر کیا گیا تو اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا، اُس شخص کی ناک مِٹّی میں مل جائے جس پر رَمَضان کا مہینا داخِل ہوا، پھر اُس کی مغفرت ہونے سے قبل گُزر گیا اور اُس آدمی کی ناک مِٹّی میں مِل جائے کہ جس کے پاس اس کے والِدَین نے بُڑھاپے کو پالیا مگر اُس کے والدین نے اس کو جنّت میں داخِل نہیں کیا۔ (یعنی بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے جنّت حاصل نہ کر سکا)۔ (مسند احمد ج۳ ص ۶۱ حدیث ۷۴۵۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اس ماہِ مبارک کی برکتیں اور رحمتیں سمیٹنے اور ربِّ غَفّار کی بارگاہ سے مغفرت کا انعام حاصل کرنے کے لئے ماہِ رَمَضان میں خوب عبادت کریں اور نیکیوں کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ زندگی بے حد مُختَصَر ہے، لہٰذا ان لمحات کو غنیمت جانیے اور ماہِ رَمَضان کی مقدّس گھڑیوں کو فُضُولیات و خُرافات میں برباد کرنے کے بجائے، تلاوتِ قُرآن، ذِکر و دُرُود اور دیگر نیک کاموں میں گُزارنے کی کوشِش کیجئے۔

اِعتِکاف کی بہاریں لُوٹیئے

آیئے! احترامِ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا دل میں جذبہ بڑھانے، اس کی خوب برکتیں پانے، ڈھیروں ڈھیر نیکیاں کمانے اور خود کو گناہوں سے بچانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اِعتِکاف کی سَعادت حاصل کرلیجئے۔ اِعتِکاف کی بھی کیا خوب فضیلت ہے، چنانچہ

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبُودار ہے: **مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ** یعنی جس نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اِعتِکاف کیا، اس

کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(جامع صغیر ص ۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

سارے مہینے کا اِعتکاف

ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضاجوئی کیلئے ہر وقت کمر بَستہ رہتے تھے اور خُصُوصاً رَمَضان شریف میں عبادت کا خوب ہی اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ شب قَدْر کو ماہِ رَمَضان میں پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار پورے ماہِ مبارَک کا اعتِکاف فرمایا، چُنانچِہ

حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: ایک مرتبہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یکُم رَمَضان سے 20 رَمَضان تک اِعتِکاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے شبِ قدر کی تلاش کیلئے رَمَضان کے پہلے عَشرہ کا اِعتِکاف کیا، پھر درمیانی عَشرہ کا اِعتِکاف کیا، پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قَدر آخِری عَشرے میں ہے، لہٰذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اِعتِکاف کرنا چاہے وہ کرلے۔(مسلم ص ۵۹۴ حدیث ۱۱۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اگر ہر سال نہ سہی کم از کم زندگی میں ایک بار اِس ادائے مصطفٰے کو ادا کرتے ہوئے پورے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا اِعتِکاف کرلینا چاہئے۔

یوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بہُت بڑی سَعادَت ہے اور مُعتَکِف کی تو کیا ہی بات ہے کہ رضائے اِلٰہی پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغِل سے فارِغ کر کے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاوٰی عالمگیری میں ہے: اِعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کیلئے کُلِّیَّۃً (یعنی مُکمَّل طور پر) اپنے آپ کو اللہ پاک کی عبادت میں مُنْہَمِك (مُنْ۔ہَ۔مِکْ) کر دیتا ہے اور اُن تمام مَشاغِلِ دُنیا سے کَنارہ کَش ہو جاتا ہے جو اللہ پاک کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعتَکِف کے تمام

اوقات حقیقۃً یاحُکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔(کیونکہ نَماز کاانتِظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے)،اِعتِکاف کا مقصودِ اصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتَکِف اُن (فِرِشتوں) سے مُشابہَت رکھتا ہے جو اللہ پاک کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے ،جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں اوراُن کے ساتھ مُشابہَت رکھتاہے جوشب وروز اللہ پاک کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔“

(فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

حضرت سیِّدُنا عطاء خُراسانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:”مُعتَکِف کی مِثال اُس شخص کی سی ہے جو اللہ تعالٰی کے در پر آپڑا ہو اور یہ کہہ رہا ہو”اے ربِ کریم!جب تک تُو میری مغفرت نہیں فرما دے گا میں یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔“(شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۴۲۶ حدیث ۳۹۷۰)

اب تو غنی کے در پر بستر جما دِیے ہیں ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اُٹھتے ہوں گے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ”فیضانِ رمضان“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمبارَک کے مُقدّس لَمحات کو فُضُولیات وخُرافات میں برباد ہونے سے بچایئے!زِندگی بے حد مُختصر ہے اِس کو غنیمت جانئے، تاش کی گڈّیوں اور فِلمی گانوں اور طرح طرح کے گناہوں میں وقت برباد کرنے کے بجائے تلاوتِ قُرآن اور ذِکر و دُرُود میں وَقت گُزارنے کی کوشِش فرمایئے اور اس مہینے کی مُناسبَت سے شیخِ طریقت ،امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ”فیضانِ رمضان“ کا مُطالَعہ بھی بہت مُفید ہے کہ اس کتاب میں رَمَضانُ الْمبارَک کے تقریباً تمام اَہم مَسائل مثلاً نماز، روزہ، تراویح، اِعتکاف اور عیدُ الفِطر سے مُتَعَلِّق کثیر مَعلُومات کے ساتھ ساتھ بے شُمار مدنی پُھول بھی اپنی خُوشبوئیں لُٹارہے ہیں۔ آپ بھی اس کتاب کا مُطالَعہ کرنے کی نِیَّت فرمالیجئے۔ اُردو کے عِلاوہ بھی دُنیا کی مُختلف زبانوں میں اس کتاب کا ترجمہ ہو چُکا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی

ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے،ڈاؤن لوڈ (Download)اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

آپ بھی یہ کتاب پڑھنے نیز اس درس دینے، سننے کی نیت فرمالیجیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا　　　جنّت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا

اعتکاف کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اعتکاف کی سُنّتیں اور آداب کے بارے میں چند مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجیے۔ (1) فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر، ص ۵۱۶، حدیث ۸۴۸۰) (2) فرمایا: جس نے رمضان المبارک میں دس دن کا اعتکاف کر لیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔ (شعب الایمان، الرابع والعشرین من شعب الایمان، ۳/۴۲۵، حدیث: ۳۹۶۶) ☆ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، اگر سب ترک کریں تو سب سے مطالبہ ہو گا اور شہر میں ایک نے کر لیا تو سب بَرِیُّ

2...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

الذِّمہ ہو جائیں گے۔(فیضان رمضان، ص ۲۳۵)☆

اعلان:

اعتکاف کے بارے میں بقیہ اہم مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان مدنی پھولوں کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

اعتکاف کی سُنّتیں اور آداب

نفلی اعتکاف کے لئے نہ روزہ شرط ہے نہ کوئی وقت کی قید جب بھی مسجد میں داخل ہوں اعتکاف کی نیت کر لیجئے۔(فیضان رمضان، ص ۲۳۵ ملخصاً)☆رمضان المبارک میں اعتکاف کرنے کا سب سے بڑا مقصد شبِ قدر کی تلاش ہے۔(فیضان رمضان، ص ۲۳۲)☆سب سے افضل مسجد حرم شریف میں اعتکاف ہے پھر مسجد نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں پھر مسجد اقصی (یعنی بیتُ المقدس) میں پھر اس میں جہاں بڑی جماعت ہوتی ہو۔(فیضان رمضان، ص ۲۴۰)☆اعتکاف کی وجہ سے جن نیکیوں سے محروم ہو گیا جیسے زیارت قبور، مسلمانوں سے ملاقات، بیمار کی مزاج پُرسی، نماز جنازہ میں حاضری اسے ان سب نیکیوں کا ثواب اسی طرح ملتا ہے جیسے یہ کام کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۳/۲۱۷)☆اسلامی بہنیں مسجد بیت میں اعتکاف کریں، مسجد بیت اس جگہ کو کہتے ہیں جو عورت گھر میں اپنی نماز کے لئے مخصوص کر لیتی ہے۔(فیضان رمضان، ص ۲۸۹)☆اعتکاف کے دوران دو وجوہات کی بنا پر مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت ہے (1)حاجتِ شرعی (2)حاجتِ طبعی۔حاجتِ شرعی مثلاً نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جانا۔

(فیضان رمضان، ص ۲۶۵)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ

شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (3)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

3۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[4]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[5]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللهِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ الله

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللهِ الْہَادِی بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[6]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵)

4…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

5…القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

6…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵